ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذوالحجہ
۱۳۹۰ ہجری قمری

تبلیغ
۱۳۵۰ ہجری شمسی

فروری
۱۹۷۱ عیسوی

ایڈیٹر
نسیم سیفی

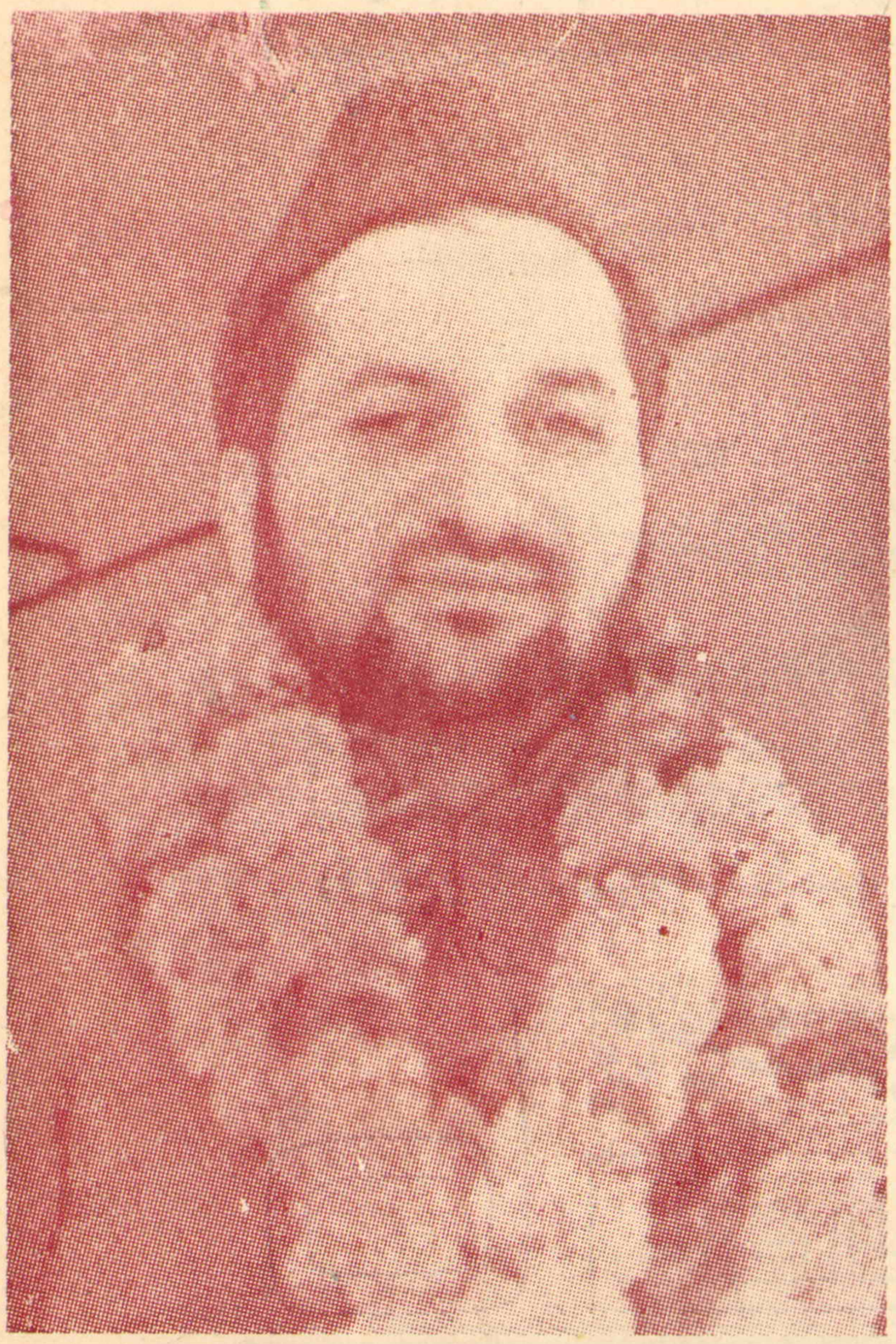

Maulvi Abdul Hakim Akmal who returned to Pakistan on 20 Nov. after meritorious services to the cause of Islam in Holland.

مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل جو ہالینڈ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۰ نومبر ۱۹۷۰ کو واپس پاکستان تشریف لائے

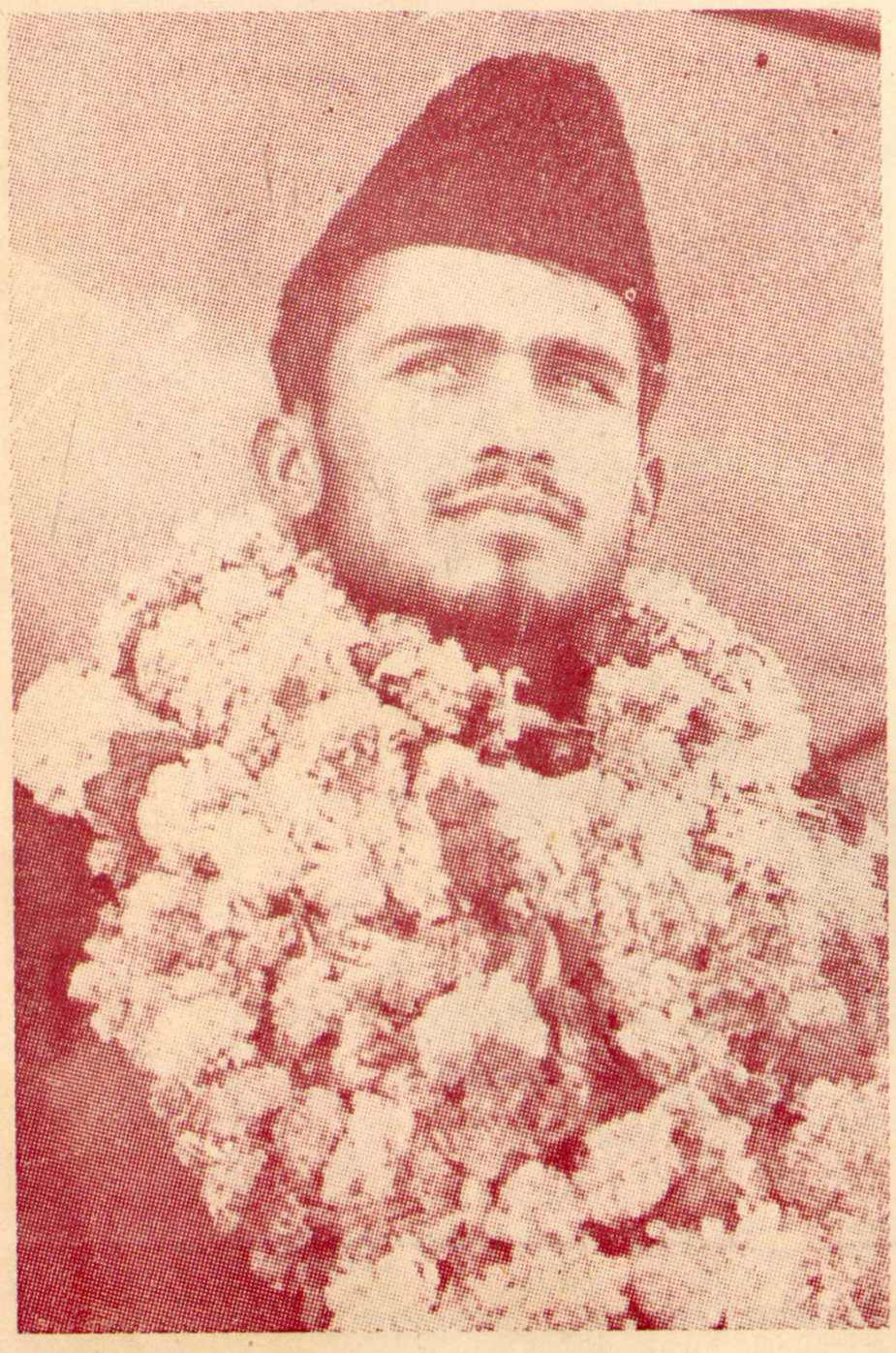

Maulvi Siddiq Ahmad Munawar who left for Mauritius on 23 Nov. as a Missionary of Islam.

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور جو تبلیغ اسلام کیلئے ۲۸ نومبر ۱۹۷۰ کو ماریشس روانہ ہوئے

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے...

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہوجاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچّے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور
کامیابی کا باعث بنیں۔
بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچّے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
کھلوایئے اور بچت کا سنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے ۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو ۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ ۔ یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

تبلیغ ۱۳۵۰ھ ش

(فروری ۱۹۷۱ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ۲ روپے ؛ فی پرچہ ۲۰ پیسے

- خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔
- پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔
- چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔
- جملہ خط و کتابت بنام منیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

- سالِ نو (اداریہ) ص ۲
- غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں ۳
- احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو (سیرالیون) میں ایک بابرکت و پُر مسرت تقریب۔ ۲۵
- نشانِ منزل (نظم) ۲۷
- مذہب — اخلاقِ فاضلہ ۲۸
- اشتہارات ۳۰

پبلشر :- عبداللطیف خان

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید
دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی پانچ تاریخ

کتابت :- حمید الدین

آپکا چندہ کب ختم ہوتا ہے؟ یہ بات آپ کے رسالہ کے ریپر پہ درج ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو جلد ادا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ ۱۳۵۰ھ ش

(فروری ۱۹۷۱ء)

اداریہ

سالِ نو

جنوری ۱۹۷۱ء کا شمارہ تو ہم نے دسمبر ۱۹۷۰ء ہی میں شائع کر دیا تھا تاکہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے دوست ربوہ ہی میں یہ پرچہ لے سکیں اور جلسہ کے بابرکت ایام میں پرچہ کو دیکھ کر ہمارے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے ذریعہ بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق دے۔

سالِ نو میں چھپنے والا ہمارا یہ پہلا پرچہ ہے (فروری کا شمارہ) ہم تمام قارئینِ کرام کو، ان کے عزیز و اقارب کو اور دیگر تمام دوستوں کو سالِ نو کی مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتے ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں ہم کہتے ہیں کہ

"نیا سال آپ سب کو مبارک ہو۔ نیا سال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے غلاموں کو مبارک ہو۔ نیا سال انسانیت کو مبارک ہو"

اللہ تعالیٰ اِس سال کو ہم سب کے لئے ــــ اور ساری نوعِ انسانی کے لئے ہر رنگ میں برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔

نسیم سیفی

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔

غلبۂ اسلام کے دو زمانے

غلبۂ اسلام کے دراصل دو زمانے ہیں۔ ایک تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور پُر نور کے خلفائے راشدین کا زمانہ۔ کہ اسلام ابھی منصّۂ شہود پر آیا ہی تھا۔ ایک تازہ پھوٹتی ہوئی کونپل کی طرح نرم و نازک تھا۔ اعدائے اسلام نے روزِ اوّل ہی سے اس کی مخالفت کی۔ اِس نئے مذہب کو جو دراصل انسانیت کے سب سے پُرانے اور ہمیشہ کا تسلسل رکھنے والے مذہب ہی کی تکمیل کی صورت میں ظاہر ہُوا تھا نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کئے جانے والے کلام میں یہ فرما کر کہ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اور اپنے اِس وعدہ کو پُورا فرما کر اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ اور غلبہ بھی ایسا کہ بڑے سے بڑا معاندِ اسلام بھی اِس اعتراف کے بغیر کوئی چارہ نہیں پاتا کہ دُنیا بھر کے انبیاء کے مقابلہ میں سب سے زیادہ کامیابی اور سب سے نمایاں اور دیرپا غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہُوا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حینِ حیات ہی میں اعدائے اسلام پر زمین تنگ ہونی شروع ہوگئی اور پیروانِ اسلام نے فتح و نصرت کے وہ نظارے دیکھے کہ دُنیا میں کسی اَور قوم کو کبھی نصیب نہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں اِس کا یُوں ذکر فرمایا:۔

اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔

اور خلفائے راشدین کے زمانے میں تو ہر نیا طلوع ہونے والا دِن ایک نئی فتح کی پیش خبری لایا اور ہر شام نے غلبہ کی حدود کے وسیع سے وسیع تر ہو جانے کی خوشیوں کا پیغام دیا۔

مؤرخ اِس بات پر حیران ہے کہ اسلام کی پہلی

نصف صدی ہی میں اُس وقت کی معلوم دُنیا مفتوح ہو چکی تھی۔ اور عرب کے وہ لوگ جو ہر قسم کی تہذیب سے عاری تھے، پُرانی تہذیبوں کے پرخچے اُڑا کر، ایک نئی اور انسانی فلاح و بہبود سے بھرپور تہذیب کی بنیاد رکھ چکے تھے۔

ایک تو یہ تھا غلبۂ اسلام کا زمانہ — جس کے آغاز میں تو ہر نظر اسے واہمہ سمجھتی تھی لیکن غلبہ حاصل ہو جانے کے بعد بڑے سے بڑا مخالف بھی نہ صرف اِس کا انکار نہ کر سکا بلکہ عداوت کے باوجود داد و تحسین روک نہ سکا اور بے ساختہ اُس کے مُنہ سے نکل گیا کہ غلبہ ہو تو ایسا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ تاریخ اِس بات پر شاہد ہے کہ دوسروں کے فتحمندی کے بلند بانگ دعاوی، اسلام کے غلبہ کی کیفیّت کی خاک کے برابر بھی نہ ہو سکے۔

غلبۂ اسلام کا دوسرا زمانہ

غلبۂ اسلام کا دوسرا زمانہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اِس آیۂ کریمہ میں ذکر فرمایا ہے :-

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

یہ غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ہونا مقدر تھا۔ مفسّرینِ قرآن کا اِس بات پر اتفاق ہے اور آئمہ سلف صالحین نے واضح طور پر اِس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ جُملہ ادیان پر غلبۂ اسلام کا حقیقی زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو مسیح موعود کی بعثت سے تعلق رکھتی ہیں اُن سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ کامل غلبۂ اسلام کا تعلق مسیح موعود ہی کے زمانہ سے ہے۔ چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں :-

يُهْلِكَ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهٖ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ۔

یعنی اُس کے زمانے میں اللہ تعالیٰ تمام مِلّتوں کو ہلاک کر دے گا سوائے اسلام کے۔

بالفاظِ دیگر اُس کے وقت میں اسلام کو دیگر تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور اِس غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کے پُورا ہونے کی تفصیل میری تقریر کا موضوع ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے۔ اِن میں سے بعض پیشگوئیاں تو غلبہ کے پہلے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں اور بعض دوسرے زمانہ سے۔ حتّٰی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آخری پارہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک سُورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے غلبہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس سے اگلی سُورۃ مسیح موعود کے زمانے میں غلبۂ اسلام کے متعلق ہے۔ اور یہ ترتیب تقریباً آخیر تک چلتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کا عروج اور مسیح موعود کی بعثت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے متعلق فرمایا کہ مسیح موعود کی بعثت ایسے وقت میں ہوگی جبکہ عیسائی مذہب غلبہ حاصل کر چکا ہوگا۔ لیکن مسیح موعود صلیب کو پاش پاش کر دے گا اور اُس کے دم سے کافر مریں گے۔ گویا یہ بھی اسلام کے غلبہ کی علامات ہیں۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اُمّت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اوّل میں مَیں ہوں اور آخر میں مسیح موعود۔ اِسی طرح اسلام کے غلبہ ہی کا یقین دلانے اور مسلمانوں کے دلوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے حضورؐ نے فرمایا کہ

بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ۔

یعنی جس طرح اسلام شروع میں کمزور اور ضعیف تھا لیکن بعد میں اسے شاندار غلبہ نصیب ہوا اِسی طرح ایک دفعہ پھر اسلام بے یار و مددگار ہو جائے گا لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں جس طرح اِسے پہلے غلبہ حاصل ہوا تھا پھر غلبہ حاصل ہوگا۔

حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ۔

یعنی میری اُمّت کی مثال اُس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُس کا پہلا حصّہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصّہ۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اِس زمانے میں جو اسلام کو غلبہ حاصل ہونا مقدّر تھا اُسکے متعلق حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کے شروع کا غلبہ اپنے اندر زیادہ وسعت رکھتا تھا یا آخری زمانے کا غلبہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔

(ترجمہ) اور جو لوگ اللہ اور اُسکے رسول کو اور مومنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں (وہ سمجھ لیں کہ) یقیناً اللہ کی جماعت ہی غالب ہو کر رہنے والی ہے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَّھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ۔

یعنی اِس اُمّت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جنہیں اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں یعنی صحابۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم، کی مانند اجر ملے گا وہ نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور دین میں فتنہ

کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔

اگر اِس قوم کو وہی اجر ملنا ہے جو صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تو یقیناً یہ بھی اِس قوم کے غلبہ کی دلیل ہے بلکہ ایک نہایت شاندار پیشگوئی ہے کہ اِس قوم کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

اَب تک جو کچھ کہا گیا ہے اس سے دو باتیں روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آخری زمانہ میں اسلام کا غلبہ مقدّر تھا اور دوسرے یہ کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے ذریعہ وقوع پذیر ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس غلبۂ اسلام کے متعلق قرآن کریم میں بھی پیشگوئیاں فرمائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بھی اس کی پیش خبری دی۔ اور پھر اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو بکثرت ایسے الہامات سے نوازا جنہیں غلبۂ اسلام کی واضح پیشگوئیاں کہا جا سکتا ہے۔ اور اِن الہامات کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ السّلام نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ تو غلبۂ اسلام کے لئے ایک آئینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن تحریروں کو پڑھ کر غلبۂ اسلام آنکھوں کے سامنے جگمگانے لگتا ہے۔

غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں

حضور علیہ السّلام 'تریاق القلوب' (صفحہ ۱۰۶) میں فرماتے ہیں (اور اِس سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ حضورؑ کی پیشگوئیاں دراصل قرآن کریم اور احادیث ہی کی پیشگوئیوں کی وضاحت میں ہیں):-

"تخمیناً عرصہ بیس برس کا گزرا ہے کہ مجھ کو اِس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔

اور مجھ کو اِس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے تھے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اِس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماءِ محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰۶)

اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضورؑ کو فرمایا:-

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کریگا۔ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

اِس الہام میں نہ صرف غلبۂ اسلام کی پیشگوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر برتری
کا ذکر ہے بلکہ اِس بات کو بھی کُھلے الفاظ میں بیان کیا گیا
ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دل کی مراد صرف
اور صرف ایک ہی تھی اور وہ یہ کہ اسلام کا بول بالا
ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت واپس حضورؐ
کو مِل جائے۔

حضور علیہ السّلام اِس سلسلہ میں اُزالۂ اوہام (صـ۳۱۶)
میں فرماتے ہیں :-

"پیارو یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور
وہ اپنے دین کو فراموش نہیں کرتا
بلکہ تاریکی کے زمانے میں اُس کی مدد
فرماتا ہے مصلحت عام کے لئے ایک
کو خاص کر لیتا ہے اور اُس پر علوم
لدُنّیہ کے انوار نازل کرتا ہے سو
اُس نے مجھے جگایا اور سچائی کے لئے
میرا دل کھول دیا۔ میری روزانہ
زندگی کا آرام اِسی میں ہے کہ مَیں
اِس کام میں لگا رہوں بلکہ مَیں اِسکے
بغیر جی نہیں سکتا کہ مَیں اُس کا اور
اُس کے رسول کا اور اس کی کلام
کا جلال ظاہر کروں۔"

حضور علیہ السلام اپنی بعثت اور غلبۂ اسلام کے
متعلق اپنے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ان الہامات میں صاف طور پر
بتلا دیا کہ بڑا کام تمہارا ایمان کی منادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور حدیث میں ثابت ہو چکا ہے
کہ اُس فارسی الاصل کو یہی سخت
ضرورت پیش آئے گی کہ لوگوں کا
ایمان تازہ ہو اور اُس کو قدرت
دی جائے گی کہ اگر ایسا زمانہ بھی ہو
کہ ایمان بکلّی زمین پر معدوم ہو جائے
تب بھی وہ ایمان کو آسمان سے
واپس لائے گا۔ اِن حدیثوں میں یہ بھی
اشارہ کیا گیا ہے کہ اُس کے اوائل
زمانہ میں ایمانی حالت لوگوں کی نہایت
ہی گری ہوئی ہوگی اور وہ اِس لئے
آئے گا کہ پھر دوبارہ بڑی طاقت
اور قوّت اور نشانوں کے ساتھ اِس
حالت کو دلوں میں قائم کرے تب نہ
بُت رہیں گے اور نہ صلیب رہے گی
اور سمجھدار دلوں پر سے اُن کی عظمت
اُٹھ جائے گی اور یہ سب باتیں باطل
دکھائی دیں گی اور سچّے خدا کا پھر چہرہ
نمایاں ہو جائے گا۔ مگر یہ نہیں کہ دُنیا کی
جنگوں کی طرح مسیح موعود کوئی جنگ
کرے گا یا دُنیا کے ہتھیاروں کی طرف
حاجت پڑے گی بلکہ خدا اپنے بزرگ
نشانوں کے ساتھ اور اپنے نہایت
پاک معارف کے ساتھ اور نہایت
قوی دلائل کے ساتھ دِلوں کو اسلام

کی طرف پھیر دے گا اور وہی مُنکر
رہ جائیں گے جن کے دِل مسخ شدہ ہیں۔
خدا ایک ہَوا چلائے گا جس طرح
موسمِ بہار کی ہَوا چلتی ہے اور ایک
روحانیت آسمان سے نازل ہو گی
اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت
جلد پھیل جائے گی۔ اور جس طرح بجلی
مشرق اور مغرب میں اپنی چمک ظاہر
کر دیتی ہے ایسا ہی اُس روحانیت
کے ظہور کے وقت ہو گا تب جو نہیں
دیکھتے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں
سمجھتے وہ سمجھیں گے اور امن اور
سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائیگی"

(کتاب البریّہ صفحہ ۲۷)

حضور علیہ السّلام کی یہ تحریر نہ صرف غلبۂ اسلام
کی پیشگوئی پر مشتمل ہے بلکہ اس سے یہ بات بھی واضح
ہوتی ہے کہ وہ غلبہ ہو گا کس طرح؟ اللہ تعالیٰ کے
بزرگ نشانوں کے ساتھ اور نہایت پاک معارف
کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ ــــ یہ
ہیں وہ چیزیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے دِل
اسلام کی طرف مائل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ایک
ایسی ہَوا چلائے گا جو موسمِ بہار کی ہوا کے مانند
ہو گی اور وہ دِلوں کو اسلام کی طرف مائل کرتی چلی
جائے گی حتّٰی کہ اسلام تمام دیگر ادیان پر غالب آ
جائے گا۔

غلبۂ اسلام کے متعلق ایک اَور پیشگوئی کا حضور
علیہ السّلام نے اِن الفاظ میں ذکر فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اسکی
پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان
بنایا وہ اپنی اِس جماعت کو تمام ملکوں
میں پھیلائے گا اور حُجّت اور بُرہان
کی رُو سے سب پر اِس کو غلبہ بخشیگا
وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا
میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو
عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا
اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت
درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا
اور ہر ایک کو جو اِس کے معدوم
کرنے کی فکر رکھتا ہے نامُراد
رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔
یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر
اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس
ٹھٹھا سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی
نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا
پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی
ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے

یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ
مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ
إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ
ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر
ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو
آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی
اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا
کرے گا۔ دُنیا میں ایک ہی مذہب
ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک
تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ
سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا
اور پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اسکو
روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

براہینِ احمدیہ کی تصنیف کے سلسلہ میں حضور علیہ السّلام کے جو نوٹ دستیاب ہوئے ان میں ایک پیشگوئی کا حضورؑ نے اِن الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:۔

اِسلام اور ادیانِ باطلہ کی کُشتی

"مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کُشتی میں
آخر کار اسلام کو غلبہ ہے۔ میں زمین
کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے
نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو
خدا نے میرے مُنہ میں ڈالا ہے۔ زمین
کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شائد
انجام کار عیسائی مذہب دُنیا میں پھیل
جائے یا بُدھ مذہب تمام دُنیا پر
حاوی ہو جائے مگر وہ اِس خیال
میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر
کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جبتک
وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے سو
آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ
آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو
فتح کر لے گا۔"

چونکہ اسلام کا غلبہ اور حضورؑ کی عظمت اور حضورؑ کی تیار کردہ جماعت کی ترقی لازم و ملزوم تھے اِس لئے حضور علیہ السّلام نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر
دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا
اور میری محبّت دلوں میں بٹھا دیگا
اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلا
دے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ
کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ
کے لوگ اِس قدر علم و معرفت میں
کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی
سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور
نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند
کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس
چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ
زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا
یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔
بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور
ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے
وعدے کو پُورا کرے گا۔ سو اے
سُننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور
ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں
میں رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک
دن پُورا ہو گا۔"

(تذکرہ صـ۵۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسی طرح ایک اَور الہام اور اس کی تشریح کو
حضور علیہ السّلام نے یوں بیان فرمایا:-

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا
نے اُسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے
قبول کرے گا اور بڑے زور آور
حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔
یہ انسان کی بات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ
کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے
اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اِن حملوں
کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و
تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں
اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑیگی
بلکہ رُوحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ
کی مدد اُترے گی۔ اور یہودیوں سے
سخت لڑائی ہو گی۔ وہ کون ہیں؟ اس
زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں
نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پہ
قدم رکھا ہے اُن سب کو آسمانی
سَیفُ اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور
یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی
اور ہر ایک حق پوش دجّال دُنیا پرست
یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا
حُجّتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائیگا
اور سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام
کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی
کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں
آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے
پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا
جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا
نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے
چڑھنے سے روکے رہے جب تک
کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے
جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے
آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ
کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے
ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام
کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا
ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اِس راہ
میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام
کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی، اور
زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور
یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں
میں اسلام نام ہے۔ اس اسلام کا

زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"
(فتح اسلام صـ ۹ تا ۱۱)

جماعت کی تیاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے صرف غلبۂ اسلام کی پیشگوئیاں ہی نہیں فرمائیں بلکہ اپنی جماعت کو ان پیشگوئیوں کے پُورا ہونے کے لئے تیار بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ فتح اسلام کے ابھی بیان کئے گئے حوالہ میں خاص طور پر اِس بات کا ذکر ہے کہ جماعت کو محنت اور جانفشانی سے کام کرنا ہوگا اور کامیابی اُس وقت ہوگی جب ہم سارے آراموں کو تج کر اسلام ہی کی خدمت پر کمربستہ ہو جائیں گے اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول کر لیں گے۔ دراصل حقیقی عزّت ملتی ہی اُس وقت ہے جب انسان اللہ تعالےٰ کے لئے ہر ذلّت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور خدائی جماعتوں کی کامیابی کا راز اسی بات میں پنہاں ہوتا ہے کہ وہ اپنی سی کوشش کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جاتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسی امر کی طرف توجّہ دلانے کے لئے جماعت کو فرمایا تھا:۔

"پس۔ اے عزیزو! کمریں کس لو۔ اور اپنی زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانیاں کرتے ہیں وہ اَور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلے کے مطابق نہیں بلکہ دین کی ضرورت کے مطابق۔ اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں۔"

اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور علیہ السّلام کو فرمایا کہ:۔

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

"اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً"

"فتحٌ وظفرٌ"

"لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ۔

"فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔"

اور "یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ۔"

الغرض حضور علیہ السّلام کے دعویٰ سے بہت پہلے سے لے کر حضورؑ کی بابرکت زندگی کے آخری لمحات تک اللہ تعالیٰ نے ایسے بے شمار الہامات اور پیشگوئیوں سے حضور علیہ السّلام کو نوازا جن میں غلبۂ اسلام کا ذکر واضح طور پر ملتا ہے۔ ایسی ہی پیشگوئیوں کی وجہ سے حضورؑ پُر نور کا دل یقین سے پُر تھا کہ اب اسلام کے غلبہ کے دن قریب آگئے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دُنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کریگا مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں میرے ساتھ ہے اور میں اُس کے
ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو
اُس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر
سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک
اَور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق
ہوں گے۔ نادان مخالف خیال کرتا
ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے
یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم
ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا
کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین
کی طاقت میں نہیں کہ اُس کو محو کر سکے
میرے خدا کے آگے زمین و آسمان
کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے
پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور
غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع
دیتا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں
اور ضروری ہے کہ وہ اِس سلسلہ کو
چلائے اور بڑھائے اور ترقی دے
جب تک وہ پاک اور پلید میں
فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ ہر ایک
مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن
ہو اِس سلسلہ کو نابود کرنے کیلئے کوشش
کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے
اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا
یا خدا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹۴/۲۹۵)

مسلمانوں کیلئے پیغامِ اُمید

اِن پیشگوئیوں کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام نے مسلمان بھائیوں کی توجہ کو اِس امر کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی کہ غلبۂ اسلام کی صبحِ صادق طلوع ہو چکی ہے اب نہ صرف یہ کہ مایوسی کی کوئی وجہ نہیں بلکہ یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے۔ حضورؑ نے فرمایا:۔

"اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اِس کی بناء ڈالی بلکہ یہ وہی صبحِ صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدائے تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کے راستبازوں کے خونوں

سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا
نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ
غیر قوموں کے مذہب کی طرح اسلام
بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس
میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو وہ
ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی
طرف سے نور بھیجتا ہے۔ کیا اندھیری
رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے
کی انتظار نہیں ہوتی۔ کیا تم سلیخ کی رات
کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر
حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا
ہے افسوس کہ تم اِس ظاہری قانونِ
قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اُس
رُوحانی قانونِ فطرت سے جو اِس کا
ہم شکل ہے بکلّی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲-۳)

مزید یقین دہانی کے لئے حضورؑ نے فرمایا:۔

"اے دانشمندو تم اس سے تعجّب
مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اِس ضرورت
کے وقت میں اور اِس گہری تاریکی کے
دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل
کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے
لئے خاص کر کے بغرضِ اعلاءِ کلمۂ اسلام
و اشاعت نورِ حضرت خیر الانام اور
تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی
اندرونی حالت کے صاف کرنے کے
ارادے سے دُنیا میں بھیجا۔ تعجّب تو
اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ
دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا
کہ میں ہمیشہ تعلیمِ قرآنی کا نگہبان رہوں گا
اور اسے سرد اور بے رونق اور
بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس
تاریکی کو دیکھ کر اور اِن اندرونی اور
بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ
رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ
کرتا جس کو اپنے کلامِ پاک میں مؤکد
طور پر بیان کر چکا تھا۔" (فتح اسلام صفحہ ۶)

یہ یقین دہانیاں اپنی ذات میں بڑی اہم ہیں لیکن جب اُس پس منظر پر نگاہ ڈالی جائے جس میں یہ یقین دہانیاں کرائی گئی تھیں تو اِن کی اہمیّت اَور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایک طرف مسلمان پستی کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے اور اپنے مستقبل کو تاریک سے تاریک تر محسوس کرنے پر مجبور تھے اور دوسری طرف عیسائی لوگ — اور دیگر مذاہب کے پیروکار بھی — اپنی برتری اور روز افزوں ترقی پر اِس طرح نازاں تھے کہ اُن کے اظہارِ فخر میں مسلمانوں کی تذلیل اور تحقیر کا پہلو حد سے زیادہ نمایاں تھا۔ علّامہ نیاز فتحپوری مسلمانوں کی کس مپرسی کو یُوں بیان کرتے ہیں:۔

"دُنیا کے تمام مذاہب مخصوص تھے
محض اقوام کے لئے لیکن اسلام کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب تمام عالمِ انسانی سے تھا۔ معمورۂ دُنیا کی پُوری ہیئتِ اجتماعی سے تھا۔ اور اِسی بناء پر اِس نے اکمل ادیانِ عالم ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ الغرض یہ تھا مفہوم و مقصود اسلام کا جو افسوس ہے کہ عہدِ سعادت و عہد خلفائے راشدین کے بعد رفتہ رفتہ فراموش ہو گیا اور مسلمان بجائے اِس کے کہ وہ دوسروں کو اصلاح و اجتماع کی دعوت دیتے خود افتراق و انتشار کا شکار ہو گئے اور مذہب نام رہ گیا صرف روایات کا۔ یہ حالت صدیوں جاری رہی یہانتک کہ اسلام کو مردِ بیمار سمجھ کر چاروں طرف سے اِس پر حملے ہونے لگے اور اس کی کس مپرسی انتہاء کو پہنچ گئی۔"

(ملاحظاتِ نیاز ص۱۲۰)

مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم۔اے کہتے ہیں:۔

"اب حالت بالکل دگرگوں ہے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلّط ہے اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں۔ کہیں جہالت و نادانی کا دَور دَورہ ہے اور کسی جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیّت بہرحال اِس قدر مضمحل ہو چکی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کو بحیثیتِ مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب و عظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اُڑانے کے مترادف ہے۔"

(مسلمانوں کا عروج و زوال ص۶)

اِسی طرح مولانا الطاف حسین حالی نے اپنی مسدّس میں جو مسلمانوں کے نکبت و ادبار کا نقشہ کھینچا ہے اُس سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔

اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تو فرمایا تھا:۔

يُوشِكُ اَنْ يَاتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى۔

عیسائی اقوام کے دعاوی

جہاں تک عیسائی اقوام کے دعاوی کا تعلق ہے وہ اِس یقین سے بھرپور تھے کہ اسلام اب آخری دموں پر ہے اور وہ وقت دُور نہیں جب دُنیا میں اِس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا اور عیسائیّت مکمل طور پر اِس مذہب پر غالب آجائے گی۔ گزشتہ صدی کے آخری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالوں میں امریکہ کے ایک مشہور پادری جان ہنری بیروز نے ہندوستان میں اپنے ایک لیکچر میں کہا:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے اور دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر، خداوند یسوع مسیح کے خدّام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتّٰی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی اُس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اِس حق و صداقت کی منادی کی جائیگی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔"

ہنری بیروز نے یہ بھی کہا کہ:۔

"وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک اُن فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں۔"

فرینک بیلڈ (Frank Ballad) نے اپنی کتاب "اسلام کو کیوں نہ قبول کیا جائے" (Why not Islam) میں لکھا کہ:۔

"اسلام کی اصلاح کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں اور اب اس کے لئے ایک ہی چارۂ کار رہ گیا ہے کہ یہ خودکشی کر لے۔"

مختلف مسیحی سلطنتوں کا ذکر کرتے ہوئے ہنری بیروز نے کہا تھا:۔

"دُنیائے عیسائیت کا عروج آج اِس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ یہ درجہ اُسے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔"

یہ تمام باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے سامنے تھیں۔ حضورؑ پُر نور کو اِس بات کا احساس تھا کہ ظاہر بین نگاہیں عیسائیت کی ترقی کی راہ میں اب کسی چیز کو روک نہیں سمجھتیں لیکن حضورؑ کو یہ بھی یقین تھا کہ حضورؑ کی بعثت کا ایک بہت بڑا مقصد عیسائیت کا استیصال ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے فرمایا:۔

"بظاہر عیسائی مذہب کی اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ترقی کے جو اسباب ہیں ظاہر پرست
انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ
اس مذہب کا استیصال ہو جاویگا
لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں
کہ اُس نے ہم کو اصلاح کے لئے
بھیجا ہے اور میرے ہاتھ پر قدرے
کہ مَیں دُنیا کو اِس عقیدے سے رہائی
دوں۔ پس ہمارا فیصلہ کرنے والا ہی
امر ہوگا۔ یہ باتیں لوگوں کی نظر میں
عجیب ہیں مگر مَیں یقین رکھتا ہوں کہ
میرا خدا قادر ہے۔"

عیسائیت کی ترقی کو دیکھ کر حضور پُرنور کے
دل میں ایک طبعی جوش پیدا ہوتا تھا کہ خدا جلد از جلد
غلط عقائد کو دلوں سے محو کر دے اور خدا تعالےٰ کی
وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت
پھر سے دلوں میں مستحکم طور پر قائم ہو جائے۔ اِس سلسلہ
میں حضورؑ کی ایک دعا ملاحظہ ہو:-

"اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ
دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان
اور دِل کھول دے اور ہمیں وہ طاقت
دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا
سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری
پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین
تیرے راستباز اور مُوحد بندوں سے
ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے
بھرا ہُوا ہے۔ اور تیرے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور
سچائی دِلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین
اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی
دُنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول
کر جو ہر یک طاقت اور قوّت تجھ کو
ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر آمین
ثم آمین۔"

(حقیقۃ الوحی (تتمہ) صفحہ ۱۶۴)

نیز حضورؑ فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مَیں ہر دم اِس فکر میں ہوں کہ
ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ
ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے
فتنہ سے خون ہو جاتا ہے۔۔۔ مَیں
کبھی کا اِس غم سے فنا ہو جاتا اگر
میرا مولا اور آقا۔ قادر و توانا خدا
مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح
ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور
جھُوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود
سے منقطع کئے جائیں گے۔ قریب
ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر
اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائینگے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ
ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۹۹)

اِسی حقیقت کا حضورؑ نے اِن الفاظ میں بھی ذکر فرمایا :-

"اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائیگی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔"

(چشمۂ مسیحی ص۲)

اور :-

"اِس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی رُوحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری قوت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۵۴)

حضور علیہ السّلام کے اسی جذبہ سے متأثر ہو کر علّامہ نیاز فتحپوری نے کہا تھا :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہی وہ وقت تھا اور یہی وہ فضا تھی ہندوستان کی، جب ایک مردِ عمل سرزمینِ قادیان سے اُٹھا اور اُس نے تنِ تنہا تمام مخالف طوفان کا مردانہ مقابلہ کر کے دُنیا پر ثابت کر دیا کہ خدا کا روشن کیا چراغ مدھم تو ہو سکتا ہے لیکن اُسے بجھایا نہیں جا سکتا۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔"

(ملاحظاتِ نیاز ص۱۲۰)

جب عیسائی اپنی دُنیاوی سلطنتوں کا ذکر کر کے عیسائیت کی فتح کے نعرے بلند کر رہے تھے اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اسلام کی رُوحانی سلطنت کا ذکر فرما رہے تھے۔ حضورؑ نے آئینہ کمالاتِ اسلام میں فرمایا :-

"اسلام کی سلطنتوں کو اُن چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اِس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال رُوحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم

کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۲۵۵ حاشیہ)

حضورؑ نے نہ صرف عیسائیت کے استیصال کا ذکر فرمایا بلکہ دیگر ادیانِ باطلہ کی شکست بھی حضورؑ کے پیشِ نظر تھی کیونکہ غلبۂ اسلام کی ہمہ گیری کے لئے تو یہ بات ازبس ضروری ہے کہ نہ صرف عیسائیت کا خاتمہ ہو بلکہ دوسرے مذاہب بھی ناپید ہو جائیں حضور علیہ السّلام نے ایک گفتگو کے دوران فرمایا:۔

"آجکل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دُنیا میں مذہبِ عیسوی پھیل جائے گا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دُنیا میں برہموؤں کا مذہب پھیل جائے گا۔ اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا مگر یہ سب جھُوٹ کہتے ہیں خدا تعالیٰ اِن میں سے کسی کے ساتھ نہیں اَب دُنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اِسکے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صـ۳۴۳)

غلبہ کیلئے ضروری سامان

حضورؑ اپنی بعثت کے مقصد میں کامیابی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"مَیں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا ہونے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے۔ اور اگر مَیں چُپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور اُن کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو وہ صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کُچلنے کے لئے دئے گئے ہیں۔" (فتح اسلام)

چنانچہ حضورؑ نے بتایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سَهُولَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔

یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی۔ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسّر نہیں کر دئے جو تبلیغ اور اشاعتِ حق کے لئے ضروری تھے جیسا کہ ظاہر ہے اُس نے میرے لئے وہ سامانِ تبلیغ اور اشاعتِ حق کے میسّر کر دئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اِن خداداد سامانوں کے ساتھ تبلیغ اور اشاعتِ حق ایسی ہوئی کہ اُس کا حق ادا ہو گیا۔ اسلام کی زندگی کے آثار نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے گئے۔ علّامہ نیاز فتحپوری نے اپنے ایک خط میں تحریر کیا:۔

"اب ان رسائل کے مطالعہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ احمدیت واقعی بڑی زندہ تحریک احیاءِ اسلام کی ہے اور علمی حیثیت سے جو کچھ اس نے کیا ہے اس کی نظیر مشکل ہی سے کسی اور جماعت میں مِل سکتی ہے۔"

(ملاحظاتِ نیاز صـ ۱۲۹)

موجِ کوثر کے مصنّف نے لکھا:۔

"عام مسلمان تو جہاد بالسّیف کے عقیدہ کا خیالی دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی ــــ تبلیغ کو فریضۂ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔"

عیسائی حلقوں میں خوف و ہراس

عیسائی دُنیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں سمجھنے لگ گئی تھی کہ اب اسلام کا ایک نیا دَور شروع ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء میں ایک مشنری کانفرنس کی رپورٹ میں یہ بات درج ہے کہ

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جنکی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفرین مذہب ہے اِس لئے (نعوذ باللہ) اس جھوٹے پیغمبر (محمدؐ) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔"

ولیم کیش ڈی۔ ایس۔ او۔ او۔ بی۔ ای۔ اپنی کتاب Expansion of Islam میں لکھتے ہیں کہ احمدیہ فرقہ کے بانی (حضرت احمد علیہ السلام) ایک نہایت کامیاب مبلّغ ثابت ہوئے اور انہوں نے موجودہ زمانے کی ہر سہولت کو استعمال کیا۔ اخبارات، رسالے اور میگزین جاری کئے اور بہت زیادہ لٹریچر پیدا کیا۔ یہ فرقہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سب سے زیادہ کام کرنے والا ہے ــــ اسلام نہ صرف سربلندی حاصل کر رہا ہے بلکہ ساری دُنیا کے مذاہب کو چیلنج کر رہا ہے۔ اور یہ چیلنج خاص طور پر عیسائیت کی طرف مبذول کر رہا ہے۔ ــــ آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ اسلام عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اس کے عقائد کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ اِس لئے ہے تاکہ اسلام ساری دُنیا پر اپنا سکّہ جما لے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک امریکن پادری Jack Mandeloohn نے حال ہی میں ایک کتاب God, Allah & ginju شائع کی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں :-

"مَیں متعدد بار اِس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ اسلام کی روز افزوں ترقی میں احمدیت کے اثرات اِس طرح داخل ہوئے ہیں کہ گویا یہ تانے بانے میں داخل ہیں۔ یہ بات بغیر تردّد کے کہی جاسکتی ہے کہ احمدیہ جماعت سب سے زیادہ کام کرنے والی اور سب سے زیادہ وسیع اسلامی جماعت ہے جو کہ افریقہ میں کام کر رہی ہے۔"

انگلستان سے چھپنے والے ایک اخبار TIMES - British Colonies Review نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھا کہ :-

"اسلام کی روز افزوں ترقی کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا رہا۔ اور یہ بات کچھ بعید نہیں کہ عیسائی اور مشرک علاقے بالآخر اسلام کے سمندر میں غرق ہو کر رہ جائیں گے۔"

کہاں وہ وقت کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل اور اس کے اوائل میں عیسائی اپنے مذہب کے لئے ساری دُنیا کو فتح کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے اور کہاں اب یہ وقت کہ ان کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی چلی جا رہی ہے اور وہ خود ہی اعتراف کر رہے ہیں کہ عنقریب علاقوں کے علاقے ان سے چھن جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے۔ ٹی۔ ولسن نے کیپ ٹاؤن میں اِس خیال کا اظہار کیا کہ :-

"یہ بات عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام افریقہ کے عوامی مذہب کی حیثیت سے عیسائیت کو شکست دے کر اس کی جگہ لے لے۔"

انہوں نے مزید کہا :-

"اِس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام افریقہ میں برابر ترقی کر رہا ہے۔ اگر ایک شخص عیسائیت قبول کرتا ہے تو اسلام اس کے مقابلہ میں دو افراد کو حلقہ بگوش بنا لیتا ہے۔ ابھی موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنبھال لیں۔ ہمیں اِس موقع سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے لیکن اِس امر کا قوی امکان ہے کہ ہم اس موقع کو گنوا دیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام عیسائیت سے بازی لے جائے گا۔"

نہ صرف اِس امر کا قوی امکان ہے بلکہ یہ نوشتۂ تقدیر ہے کہ عیسائی سب مواقع ضائع کر دیں اور اسلام آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ کیونکہ یہ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے غلبہ کا زمانہ ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار APPENSELLER
Digitized by Khilafat Library Rabwah
SONTAGSBLATT نے (اپنی اشاعت مورخہ ۱۳ ۵/۶۱ میں) لکھا کہ عیسائی حلقے مسلسل اِس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ افریقہ میں اسلام عیسائیت کے لئے خطرہ بن گیا ہے اور یہ خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ بلکہ اینگلیکن لیمبتھ کانفرنس کے سیکرٹری کا تو یہ کہنا ہے کہ عیسائیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ اسلام ہی ہے۔

نائیجیریا میں اخبارات کی رپورٹوں کے مطابق متعدد بار بشپوں نے اپنے حلقوں کو متنبہ کیا ہے کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو نظر انداز نہ کریں بلکہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں۔ ایک کیتھولک پرچے نے تو یہاں تک اپنے اداریہ میں کہہ دیا کہ موجودہ زمانہ میں عیسائیت اپنی بقا کے لئے جنگ لڑ رہی ہے۔ اور یہ اتنی شدید جنگ ہے کہ تاریخ میں کبھی ایسا مقابلہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ (کیتھولک ہیرلڈ ۵/۵۵ ۲۷)۔

نائیجیریا ہی کے اخبار ولیمٹ افریقن پائلاٹ نے ۵/۵۷ ۲۱ کو اپنے اداریے میں لکھا کہ عیسائی مذہب خطرہ میں ہے۔ اور اگر عیسائی علماء دین نے اِس طرف توجہ نہ دی تو عیسائیت کا خاتمہ ہوتے دیر نہ لگے گی۔ ڈیلی ٹائمز (نائیجیریا) نے اپنی اشاعت ۱۲/۵۷ ۷ میں پادریوں کی ایک میٹنگ کی روداد پیش کرتے ہوئے لکھا کہ عیسائی تنظیم اسلام کی ترقی سے خائف ہے۔ اِسی اخبار نے ۱/۵۸ ۱۳ کو خبر دی کہ پادریوں کی ایک میٹنگ نے اِس خیال کا اظہار کیا ہے کہ چند ہی سالوں میں افریقہ میں اِس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ عیسائیت یہاں باقی رہ سکیگی یا نہیں۔

اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کے پیشِ نظر عیسائیوں کا خوف و ہراس ایک قدرتی بات ہے۔ جوں جوں اسلام کا غلبہ ہوتا جائے گا ادیانِ باطلہ کے پیروکار سمٹتے چلے جائیں گے اور ان کے مذاہب کالعدم کی حیثیت اختیار کرتے جائیں گے۔

غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا یہی زمانہ ہے۔ حضورؑ مخالفین کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مگر اِن تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اَور کیا ہوا۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اِس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اِس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر

اِس کا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم
بڑھا اور پھُولا اور ایک درخت بنا
اور اس کی شاخیں دُور دُور چلی گئیں۔
اور اب وہ درخت اِس قدر بڑھ گیا
ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے
ہیں۔" (نزول المسیح ص۳)

اِس تحریر کے تیس چالیس سال بعد ایک معاندِ
سلسلہ کو اِن الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا کہ :-

"یہ تناور درخت ہو چلا ہے۔ اسکی
شاخیں ایک طرف چین میں اور
دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر
آتی ہیں۔" (زمیندار ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے لیکر
اب تک عیسائیت کا ہر عقیدہ متزلزل ہو چکا ہے۔
عیسائی پادریوں نے خود ہی ان عقائد پر ایسی ضربیں لگائی
ہیں کہ خدا کی پناہ۔

ایک اور نہایت اہم پیشگوئی

مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی حاصل ہوئی
ہے۔ اسلام کی فوقیت و برتری تسلیم کرنے والا حلقہ وسیع
سے وسیع تر ہو گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہماری توجہ کو
ان تمام پیشگوئیوں کے پُورا ہونے کی طرف مبذول کراتا
ہے جو اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں قرآن کریم
میں، احادیث میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی تحریروں اور حضورؑ کے الہامات میں ملتی ہیں۔ اب میں
صرف ایک اور پیشگوئی اور اس کے پُورا ہونے کا ذکر
کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ایسی پیشگوئی ہے جو اپنی ذات میں
ایک نہایت عظیم الشان نشان بھی ہے اور جو نہ صرف
اب تک پوری ہو چکی ہے بلکہ وہ ہمیشہ پوری ہوتی رہیگی
اور اس کی عظمت کے نشان وقت کے گزرنے کے ساتھ
ساتھ نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جائیں گے۔ میری
مراد اس پیشگوئی سے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو
اطلاع دی کہ حضور کی تضرعات کو سُنکر اللہ تعالیٰ نے
ایک رحمت اور قدرت کا نشان دینے کا فیصلہ فرمایا
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"فضل اور احسان کا نشان تجھے
عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید
تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام
خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں
ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔
اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر
آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور
کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو
اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ
آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں
کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ
سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں
کرتا ہوں۔"

اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"جس کا نزول بہت مبارک اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔
نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی
رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم
اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا
کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد
جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری
کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں
تک شہرت پائے گا اور قومیں اس
سے برکت پائیں گی۔"

جس عظیم الشان انسان کے دُنیا میں آنے اور دُنیا کو برکت دینے کی پیشگوئی حضورؑ نے فرمائی تھی اسکے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متّبعین سے دُنیا کے بھر جانے اور بادشاہوں کا حضورؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا بھی حضورؑ نے ذکر فرمایا ترياق القلوب میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"تجھے ایک بڑا خاندان بناؤں گا
اور تجھ سے ایک عظیم الشان انسان
پیدا کروں گا اور تیرے تابعین سے
دُنیا بھر جائے گی اور وہ ہمیشہ دوسروں
پر غالب رہیں گے اور تو ہلاک نہیں
ہو گا جب تک کہ راستی کے دلائل
کو زمین پر قائم نہ کر لے۔ اور جب تک
کہ خبیث اور طیّب میں فرق پیدا نہ
ہو لے۔ اور خدا تجھے اِس قدر برکت
دے گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے۔" (حاشیہ صفحہ ۲۲)

اِس پیشگوئی کو حضورؑ نے ایک عظیم الشان آسمانی نشان قرار دیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اِس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و افضل و اتم ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عظیم الشان انسان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات میں دُنیا میں آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اس عظیم الشان انسان کے ذریعہ ساری دُنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کا اظہار ہوا۔ ساری دُنیا میں اسلامی مشن کھُلے۔ قرآن کریم کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے ساری دُنیا میں پھیلایا گیا۔ متعدد مقامات پر مسجدیں قائم کی گئیں۔ غرضیکہ ہر وہ بات جس سے اسلام کا بول بالا ہو کی گئی اور عیسائیت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اِس سلسلہ میں مساعی کو تیز سے تیز تر کر دینے کی اپیل کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے
مَیں آپ کو اس نئے دَور کی اہمیّت
پر آگاہ کر سکوں۔ یہ طاقت خدا تعالیٰ
کے سوا کِس کو ہے کہ وہ دلوں کو بدل
دے مگر مَیں اپنے ٹوٹے پھُوٹے الفاظ
میں آپ کو توجّہ دلاتا ہوں کہ اِن
بدلے ہوئے حالات کے مطابق قربانی
کریں۔ ہم اب قربانی کے اُس دَور میں
سے گزر رہے ہیں کہ ہمیں اپنا سب
کچھ ہی قربان کرنا پڑے گا۔"

نیز حضورؓ نے فرمایا:-

"اشاعتِ اسلام کا فرض اپنے
سامنے رکھو اور دعاؤں، عبادت
اور ذکرِ الٰہی پر زور دو تاکہ آسمان سے
خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہاری مدد کے لئے
نازل ہوں اور جو کام تمہارے کمزور
ہاتھ نہیں کر سکتے وہ فرشتوں کی مدد
سے آسانی کے ساتھ ہونے لگیں۔"

(رُوح پرور خطاب ص ۳۰-۳۱)

سُرعت کے ساتھ طے کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ اِس سلسلہ
میں تمام پیشگوئیاں ہماری زندگی ہی میں پُوری ہو جائیں
اور ہم محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو تمام ادیانِ
باطلہ پر مکمل غلبہ پاتے دیکھ لیں۔ مَیں حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ کی اِس دعا پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں:-

"اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے
چھوٹوں اور بڑوں۔ ہمارے مردوں
اور عورتوں۔ ہمارے بچّوں اور بوڑھوں
ہمارے بیماروں اور تندرستوں۔ غرض
سب کو اپنی پناہ میں لے لے۔ اپنا فضل
ان کے شاملِ حال رکھے۔ اپنی برکات
ان پر نازل کرے۔ اپنے رحم و کرم
سے ان کو نوازے۔ اور ہماری جماعت
کو اپنے خاص فضل سے ایک عرصۂ
دراز تک جو حیرت انگیز اور مُعجزانہ
طور پر دراز ہو دُنیا میں اپنا نام
روشن کرنے اور دین کا جھنڈا بلند
کرنے کا موجب بنائے۔ آمین
یا ربّ العالمین"

(رُوح پرور خطاب ص ۳۷)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین

رُوح

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام
کی بعثت سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کے غلبہ
کا دَور شروع ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
قدرتِ ثانیہ کے ہر مظہر کے ذریعہ اسلام ترقی کی منزلیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو (سیرالیون) میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بابرکت و پُرمسرّت تقریب

(مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ سیرالیون)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے راہ مئی ۱۹۷۰ء (ہجرت ۱۳۴۹ہش) میں سرزمینِ سیرالیون کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت عطا فرمائی تو اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم برادرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول جورو نے سکول میں آئندہ تعمیر ہونے والی عمارتوں کی بنیادوں میں اینٹیں رکھنے کے لئے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تین اینٹیں برائے دعا پیش کیں۔ حضور اقدس نے ازراہِ شفقت ان پر لمبی اور پُرسوز دعائیں فرمائیں۔ الحمد للہ۔

اب جبکہ سکول کی ایک دو منزلہ عمارت زیرِ تعمیر ہے تو اس میں حضور انور کا دعا فرمودہ بلاک نمایاں جگہ پر نصب کرنے کی تقریب منعقد کی گئی۔

مورخہ ۱۲۔ اخاء ۱۳۴۹ہش بروز سوموار گیارہ بجے قبل دوپہر اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ ہمارے افریقن مشنری مکرم پا ابراہیم کالون صاحب نے کی۔ ان کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے اس تقریب کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ایک وقت وہ تھا جبکہ ہمارے بعض ابتدائی مبلغین کو اسی جورو سے نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا تھا اور آج اِس وقت خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس کے فضل و کرم سے یہاں احمدیت مضبوط بنیادوں پر قائم ہوتی جارہی ہے، الحمد للہ۔

میری تقریر کے بعد یہاں کے پیرامائونٹ چیف مکرم الحاجی بٹے کاکا صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ وہ زمانہ ہمارے لوگوں کی لاعلمی کا زمانہ تھا اب ہم پر یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ احمدی لوگ ہی دراصل حقیقی مسلمان ہیں اور آپ کی دینی، تعلیمی اور اخلاقی تعلیمات سے فخریہ طور پر ہمارے سر بلند ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ برابر جاری رہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ماتحت کھولی جانیوالی ڈسپنسری کی جب خوشخبری سُنائی گئی تو تمام حاضرین میں خوشخبری کی ایک لہر دوڑ گئی اور فضا تکبیر کے نعروں سے گونج اُٹھی۔

چونکہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دعافرمودہ بلاک ذرا بلندی پر نمایاں جگہ نصب کرنا تھا اور یہ بلاک رکھنے کے لئے جگہ کو اُونچا کرنا ضروری تھا اِس لئے پروگرام یوں طے پایا کہ سب سے پہلے Form IV پھر Form III - Form II اور Form I کے طلباء علی الترتیب ایک ایک بلاک رکھیں گے اور اسی طرح سٹاف ممبرز اور چیفڈم کے سرکردہ احباب ان کے اُوپر ایک ایک بلاک نصب کریں گے۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق ہر ایک گروہ نے اپنی اپنی باری پر اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہوئے بلاک رکھے۔ یہ ایک بہت ہی رُوح پرور اور دلوں کو گرما دینے والا نظارہ تھا طلباء خوشی سے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور ہر ایک، وفورِ شوق سے آگے بڑھ کر بلاک کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک بلاک تمام طالبات کی طرف سے بھی رکھا گیا۔ اِس وقت خدا کے فضل و کرم سے دو صد اسّی طلباء اور طالبات اِس سکول میں زیرِ تعلیم ہیں۔

جب یہ سارے بلاک رکھے جا چکے اور دیوار مجوّزہ بلندی تک پہنچ گئی تو پھر مکرم مبارک احمد صاحب نذیر، مکرم پیرامونٹ چیف صاحب اور خاکسار تینوں نے حضور پُرنور کا دعافرمودہ بلاک اُٹھا کر عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مقررہ جگہ پر نصب کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد تمام طلباء اور طالبات اور حاضرین کے ساتھ مل کر عاجز نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر دعاؤں کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے، آمین۔ بعد ازاں تمام حاضرین میں بسکٹ تقسیم کئے گئے اور اس طرح یہ بابرکت اور پُرمسرت تقریب بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔

دوسرے دو بلاک جن پر حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود نے دعا فرمائی تھی ان میں سے ایک بورڈنگ ہاؤس کی مجوّزہ عمارت میں نصب کیا جائے گا، انشاء اللہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تعلیمی اداروں کو نمایاں رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تعلیم کا ایک اعلیٰ معیار ثابت ہوں۔ آمین۔

ماہِ اخاء ۱۳۴۹ ہش (اکتوبر ۱۹۷۰ء) کے شروع میں سیکرٹری منسٹری آف ایجوکیشن اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز پر مشتمل ایک وفد ہمارے جوّرو اور بواجے بو سکولوں کا معائنہ کرنے کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سکولوں کی تھوڑے وقت میں رفتارِ ترقی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اطمینان کا اظہار کیا خصوصاً بواجے بو سکول میں بیالوجی لیبارٹری دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے اور انسپکٹر صاحب نے کہا کہ آج سے تین سال قبل یہاں جنگل کے سوا کچھ بھی نہیں تھا اور اب تو میں یہاں ایک بدلی ہوئی دُنیا دیکھ رہا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر لمحہ مرے دل نے ترا نام لیا ہے

نشانِ منزل

جتنا بھی جیا تیرے سہارے ہی جیا ہے

مجھ کو بھی کئی بار ہوئی مات خرد سے
میں نے بھی کئی بار گریبان سیا ہے

منزل کا نشاں بن کے جو راہوں میں پڑے ہیں
منزل نے کئی بار انہیں یاد کیا ہے

خوں بن کے رگِ جاں میں ٹپکتے رہے آنسو
آنکھوں نے کبھی ضبط سے جو کام لیا ہے

کفرانِ مئے تاب گنہگار نہ کر دے
پی شوق سے پی جو تجھے ساقی نے دیا ہے

لکھتے رہے روداد مری فردِ عمل میں
کیا خود بھی فرشتوں نے کوئی کام کیا ہے

ہر خار تری راہ کی جانب ہے اشارہ
ہر پھول سرِ راہگذر ایک دیا ہے

دیکھیں تو نسیم اوروں کو ملتا ہے بھلا کیا
اس جام میں ہم نے تو ابھی زہر پیا ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب ــــ اخلاقِ فاضلہ

(مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مبلّغ تنزانیہؒ)

مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہب کی غرض و غایت کے متعلق سچّا اور پاک فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔" (چشمۂ مسیحی)

کیا یہ بنیادی اور اہم غرض انسان کی اپنی کوششوں اور عقل کے زور سے حاصل ہو سکتی ہے؟ اِس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ تاریخ کی مدد سے ہم بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ انسانی کوششیں ہمیشہ ہی ناکام ثابت ہوئی ہیں اسکے برعکس نہایت عمدہ اور اعلیٰ مثالیں اِس امر کی بکثرت موجود ہیں کہ ایسے مواقع پر جب عقل اور دُنیوی فلسفہ بُری طرح شکست کھا گئے اس وقت خدا کے کلام و الہام نے دُنیا کو سہارا دیا اور حقیقی اطمینان و تسلّی و خوشحالی کا رستہ دکھایا۔

موجودہ زمانہ میں سائنس کی غیر معمولی ترقیات اور کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نام نہاد جدید مذہب بہائیت بھی یہی خیال پیش کرتی ہے کہ عقلِ انسانی اب اِس حد تک کمال کو پہنچ گئی ہے کہ انسان از خود اپنی بھلائی اور بہتری کا رستہ تلاش کر سکتا ہے۔ ان کے ہاں عبادت کے نام سے جو چند ایک رسمیں پائی جاتی ہیں اسکی پابندی کرنے کرانے کی بھی اسی لئے ضرورت نہیں سمجھتے کہ ہر انسان اپنا فائدہ خود سمجھتا اور اسکو حاصل کر سکتا ہے۔

بعض "روشن خیال" مسلمان بھی دُنیوی ترقی کی اس چکاچوند سے مرعوب ہو کر یہی کہنے لگ گئے ہیں کہ کسی مذہبی رہنما کی پیروی و اطاعت کی بجائے انسان کو اپنی "بالغ" عقل کے مطابق اپنا طریقِ عمل متعیّن کرنا چاہیئے۔ اس امر کو "آزادی" اور "جمہوریت" کے خوشنما الفاظ کے پردے میں مختلف پیرایوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں "روشن خیال" لوگوں کے نزدیک یورپ اور یورپ میں سے بھی انگلینڈ تہذیب و ترقی کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے اور وہی لوگ جو مذہب سے برگشتہ ہونے کیلئے آزادی و جمہوریت کے نام پر کسی کی اطاعت و فرمانبرداری کیلئے تیار نہیں ہوتے جب کسی انگریز کا کوئی قول یا عمل معلوم کر لیں تو اس کو قرآن و حدیث پر ترجیح دیتے ہوئے اپنا ماٹو قرار دیتے ہیں۔

ذیل میں لندن کے مشہور اخبار ٹائمز کی دو خبروں کا خلاصہ

پیش کیا جاتا ہے اس سے بخوبی یہ اندازہ ہو سکے گا کہ عقل اور فلسفہ کو اپنا رہنما بنانے والے کن حالات و نتائج سے دوچار ہو رہے ہیں۔

انگلینڈ کی قانون ساز اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کے ۲۵۰ ممبران اسمبلی نے ایک قرارداد پیش کی ہے جسے ملک کے بڑے بڑے طبّی اداروں کی حمایت حاصل ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسقاطِ حمل کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کے بعد اسقاطِ حمل کے واقعات بہت زیادہ ہو گئے ہیں ایک سال میں ایک لاکھ ایسے واقعات ہو چکے ہیں لہٰذا قوم کی صحت۔ اخلاق اور معاشرہ پر اس قانون کے اثرات کو دیکھتے ہوئے ضروری ہے کہ اسمبلی اس قانون پر نظرِ ثانی کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسری خبر یہ ہے کہ وزارتِ داخلہ کی طرف سے جاری ہونیوالے قرطاس ابیض میں بتایا گیا ہے کہ انگلینڈ اور ویلز میں قانون شراب نوشی کی خلاف ورزی کے واقعات دن بدن بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ شراب نوشی کے قانون کی خلاف ورزی کرنیوالوں کی تعداد ۱۹۶۷ء میں ۷۵۵۴۴ تھی ۱۹۶۸ء میں ۷۹۰۷۰ تھی اور ۱۹۶۹ء میں یہ تعداد ۸۰۵۰۲ تک پہنچ گئی ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنیوالوں میں اٹھارہ سے بیس سال کی عمر کے نوجوان نسبتاً زیادہ ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں خبریں ٹائمز لندن ۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا اعداد و شمار ایسے لوگوں کے نہیں ہیں جو شراب نوشی کرتے ہیں کیونکہ شراب نوشی کی تو وہاں عام اجازت ہے اور اس پر کوئی پابندی نہیں ہے البتہ شراب پی کر پبلک کے امن و امان اور جائداد وغیرہ کو نقصان پہنچانا خلافِ قانون ہے اور ایسے ہی لوگوں کی تعداد اوپر دی گئی ہے۔ خبر میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ روڈ ٹریفک ایکٹ کی خلاف ورزی کرنیوالے اس تعداد میں شامل نہیں ہیں۔

شراب کے ضمن میں ۳۰ جولائی کے ٹائمز میں چھپنے والا یہ بیان بھی قابلِ توجہ ہے کہ دل اور کینسر کی مہلک بیماریوں کے بعد تیسری سب سے بڑی مہلک بیماری شراب نوشی کی کثرت سے پیدا ہو رہی ہے اور انگلستان میں تین لاکھ سے زیادہ افراد اس بیماری کے مختلف مراحل میں سے گزر رہے ہیں۔

یہ مثالیں صرف دو اخباروں سے لی گئی ہیں ورنہ یہ اور اس قسم کی اور بے شمار مثالیں روزانہ اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائی ہدایت و رہنمائی سے منہ موڑ کر یہ لوگ کس قسم کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اخلاقی و روحانی اقدار کا یکسر خاتمہ ہو چکا ہے اور لاقانونیت کا رجحان ترقی پذیر ہے۔ اطمینان و سکون اٹھ چکا ہے اور بے اطمینانی و بے چینی کا دور دورہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہولناک طوفان بڑھتا ہی چلا جائیگا سوائے اس کے کہ ہمیشہ کا آزمودہ طریق پھر سے اپنا کر "خدا تعالیٰ پر یقینی ایمان" اور "نفسانی جذبات سے نجات" حاصل کر کے اس سے "ذاتی محبت" پیدا کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ خوبی علمی یا عملی یا اخلاقی انسان سے صادر ہو سکتی ہے وہ صرف انسانی طاقتوں

سے صادر نہیں ہو سکتی بلکہ اصل موجب اس کے صدور کا
فضلِ الٰہی ہے ... یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ حقیقی طور
پر بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں۔ تمام اخلاقِ فاضلہ
اور تمام نیکیاں اسی کے لئے مسلم ہیں۔ پھر جس قدر کوئی اپنے
نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب
حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاقِ الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس
ہوتے ہیں پس بندہ کو جو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل
ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قُرب سے حاصل ہوتی ہے ... سو
اخلاقِ فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے
کہ جو لوگ قرآن مجید کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں اور
تجربہ صحیحہ بتلا سکتا ہے کہ جس مشرب صافی اور روحانی
ذوق اور محبت کے بھرے ہوئے جوش سے اخلاقِ فاضلہ
ان سے صادر ہوتے ہیں اس کی نظیر دُنیا میں نہیں پائی
جاتی۔ اگرچہ مُنہ سے ہر ایک شخص دعویٰ کر سکتا ہے
اور لاف و گزاف کے طور پر ہر ایک کی زبان چل
سکتی ہے مگر جو تجربہ صحیحہ کا تنگ دروازہ ہے
اس دروازے سے سلامت نکلنے والے یہی لوگ
ہیں۔ اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاقِ فاضلہ ظاہر
کرتے بھی ہیں تو تکلّف اور تصنّع سے ظاہر کرتے ہیں
اور اپنی آلودگیوں کو پوشیدہ رکھ کر اور اپنی بیماریوں
کو چھپا کر اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں اور
ادنیٰ ادنیٰ امتحانوں میں ان کی قلعی کھل جاتی ہے۔
....."

(براہین احمدیہ حاشیہ ص۳)

مفید اور مؤثر دوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی
کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں
کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور
مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خاش، کُکرے، موتیابند اور دیگر
امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"لاجواب ٹانک"

ہر قسم کی بدنی کمزوری، دماغی کمزوری، نسیان وغیرہ، کمزوری جگر، معدہ، پیٹ کی ریح، دائمی قبض، تبخیر معدہ، مراق، بواسیر بادی، درد کمر، شانوں کے درمیان ہلکا ہلکا درد، تھکاوٹ، کمزوری نظر، دائمی نزلہ زکام، رعشہ، فالج، چڑچڑاپن، بدن میں دردیں، دودھ، لسی، مکھن وغیرہ کا ہضم نہ ہونا یا بلغم پیدا کرنا سب امراض کیلئے اکسیر ہے۔ پندرہ یوم تین روپے۔

"بے مثال ٹانک"

کمی خون، سانس پھولنا، سر چکرانا، گرمی جگر مثانہ اور دیگر علامات نوجوانوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ پندرہ یوم پانچ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰

حکیم قاضی نذر محمد قاضی دواخانہ چک چٹھہ
(حافظ آباد) گوجرانوالہ

ھُوَ الشَّافِی خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِر

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی کی بیماریوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے!

کیونکہ

اس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے جس سے بفضلِ خدا ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں لہذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپکا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

ماہر معالج امراضِ دمہ بلغمی کھانسی وغیرہ خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرشمیر روڈ والے)
غلام محمد آباد شاہی چوک محلہ دار الفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائلپور

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

کی چند خاص مجرّب دوائیں

(۱) بچوں کے دست، قے، بدہضمی، سوکھا پن، مٹی کھانے کی عادت اور نشوونما کی رکاوٹ دُور کرکے بچوں کی صحتمند بنانیوالی بے ضرر دوا — **شفاء** بے بی ٹانک ۲/۵۰

(۲) مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ خالص قیمتی شباب آور دواؤں سے تیار کردہ جرمن فارمولا — سپیشل ڈراپس ۶/-

(۳) جملہ نسوانی امراض کا کامیاب علاج۔ فیملی ٹانک ۱۶/-

(۴) بواسیر خونی و بادی کے مایوس مریضوں کیلئے۔ نیو پائلز کورس ۸/-

ایسے ہی دیگر کامیاب مجرّبات کے علاوہ مفرد ہومیوپیتھک حیرت انگیز مجرّب نسخوں کا معلوماتی کتابچہ پچیس ۲۵ پیسے کے ٹکٹ آنے پر مفت

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۷/- روپے (منیجر الفرقان ربوہ)

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائے خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ۔۔۔ اوّلین ۔۔۔ شہرہ آفاق **حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ** مکمل کورس بیس روپے	**زود جامِ عشق** طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ ۱۶ روپے
حبِّ مفید النساء بیقاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی اور آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	**نرینہ اولاد گولیاں** انعامِ خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبِّ مسان سوکھے کی مجرّب دوا تین روپے	**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ** بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ	**معین الصحت** تلی، بھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah